نماز ظہر یہ سوچ کر شروع کی کہ ابھی وقت باقی ہے، لیکن حقیقت میں وقت ختم ہو چکا تھا، نماز کا کیا حکم ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12191

تاریخ اجراء: 23 شوال المکرم 1443ھ / 25 مئی 2022ء

دار الافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کسی شخص نے نمازِ ظہر یہ سمجھ کر شروع کی کہ ابھی وقت باقی ہے، لیکن نماز پڑھنے کے بعد پتہ چلا کہ وقت تو ختم ہو چکا تھا۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ اس صورت میں جو نمازِ ظہر ادا کی گئی، کیا وہ نماز ادا ہو گئی؟ یا پھر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہو گا؟؟ رہنمائی فرمادیں سائل: ابو فیضان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اگر تو اس شخص نے نمازِ ظہر وقت میں شروع کی تھی مگر سلام پھیرنے سے پہلے ہی نماز کا وقت ختم ہو گیا، تو اس صورت میں وہ نمازِ ظہر ادا ہو گئی، کیونکہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق فجر، جمعہ اور عیدین کے علاوہ دیگر نمازوں میں اگر نمازی وقت کے اندر تکبیرِ تحریمہ کہہ لے، تو اس کی وہ نماز ادا ہو جائے گی۔

البتہ اگر اس شخص نے نماز ہی وقت ختم ہونے کے بعد شروع کی تھی اگرچہ اس کے اپنے خیال میں نماز کا وقت ابھی باقی تھا، تو اس صورت میں بھی اس کی وہ نمازِ ظہر درست ہی ادا ہو گی کہ قضا نماز ادا کی نیت سے اور ادا نماز قضا کی نیت سے بھی ادا ہو جاتی ہے، جیسا کہ فقہائے کرام نے اس بات کی صراحت کی ہے۔

یہاں تک تو پوچھے گئے سوال کا جواب تھا البتہ صورتِ مسئولہ میں اگر اس کوتاہی میں خطا کے بجائے غفلت کار فرما تھی تو نماز قضا کرنے کے گناہ سے توبہ کرنا بھی اس شخص پر ضروری ہے۔

تفصیلی جزئیات درج ذیل ہیں:

دورانِ نماز اگر وقت ختم ہو جائے، تو وہ نماز ادا ہو گی۔ جیسا کہ مجمع الانہر میں ہے: "لو شرع في الوقتية عند الضيق ثم خرج الوقت في خلالها لم تفسد" ترجمہ: "اگر تنگ (یعنی آخری) وقت میں وقتی نماز شروع کی اور اسی دوران اس نماز کا وقت نکل گیا، تو وہ نماز فاسد نہیں ہو گی۔" (مجمع الانہر، کتاب الصلوٰۃ، ج 01، ص 216، مطبوعہ کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے: "**وقت میں اگر تحریمہ باندھ لیا، تو نماز قضا نہ ہوئی، بلکہ ادا ہے،** مگر نمازِ فجر و جمعہ و عیدین کہ ان میں سلام سے پہلے بھی اگر وقت نکل گیا، نماز جاتی رہی۔" (بہار شریعت، ج 01، ص 701، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نمازی نے وقت ختم ہونے کے بعد یہ گمان کر کے کہ وقت ابھی باقی ہے نماز شروع کی، تو وہ نماز ادا ہو جائے گی کہ قضا ادا کی نیت سے جائز ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے: "في "الاشباه" عن "الفتح": **لو نوى الاداء على ظن بقاء الوقت فتبين خروجه أجزأه، وكذا عكسه،** ثم مثل له ناقلا عن "كشف الاسرار" بقوله: كنية من نوى أداء ظهر اليوم بعد خروج الوقت على ظن أن الوقت باق، وكنية الاسير الذي اشتبه عليه رمضان فتحرى شهرا وصامه بنية الاداء فوقع صومه بعد رمضان، عكسه كنية من نوى قضاء الظهر على ظن أن الوقت قد خرج ولم يخرج بعد، وكنية الاسير الذي صام رمضان بنية القضاء على ظن أنه قد مضى **والصحة فيه باعتبار أنه أتى بأصل النية، ولكن أخطأ في الظن، والخطأ في مثله معفو عنه ا** ه۔ أقول: ومعنى كونه أتى بأصل النية أنه **قد عين في قلبه ظهر اليوم الذي يريد صلاته فلا يضر وصفه له بكونه أداء أو قضاء۔**" ترجمہ: ""اشباہ" میں "فتح القدیر" کے حوالے سے ہے کہ اگر نمازی نے یہ گمان کرتے ہوئے کہ نماز کا وقت ابھی باقی ہے وقتی نماز کی نیت باندھی پھر نماز کے وقت کا نکل جانا اس پر ظاہر ہوا تو اس کی وہ نماز ادا ہو جائے گی، یہی اس کے عکس کا حکم ہے۔ پھر صاحبِ فتح القدیر نے "کشف الاسرار" کے حوالے سے اس کی مثال بیان کی جیسے اس نمازی کی نیت جس نے وقت نکلنے کے بعد اسی دن کی ظہر کی نیت کی اس گمان پر کہ ابھی وقت باقی ہے (تو اس کی وہ ظہر کی قضا نماز ادا کی نیت سے بھی درست ہو گی)، اور اس قیدی کی نیت جس پر ماہِ رمضان مشتبہ ہوا تو اس نے تحری کی کہ یہ رمضان کا مہینہ ہے اور پھر ادا کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا جبکہ در حقیقت اس کا وہ روزہ رمضان کے بعد واقع ہوا ہو (تو اس کا وہ رمضان کا قضا روزہ ادا کی نیت سے بھی درست ہو گا)، اس کے عکس کی مثال یہ ہے کہ جیسے اس نمازی کی نیت جس نے ظہر کی نماز قضا کی نیت سے ادا کی اس گمان پر کہ وقت نکل چکا ہے اور نماز کے بعد معلوم ہوا کہ وقت تو ختم نہیں ہوا تھا (تو اس کی ظہر کی ادا نماز قضا کی نیت سے بھی درست ہو گی)، اور جیسا کہ اس قیدی کی نیت جس نے قضا کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا اس گمان پر کہ رمضان کا مہینہ گزر چکا ہے (تو اس کا رمضان کا ادا

روزہ قضا کی نیت سے بھی درست ہو گا)، یہاں صحت اس اعتبار سے ہے کہ اس نے اصلِ نیت تو ادا کی لیکن اس نے گمان میں خطا کی، اور اس قسم کی خطا کو شرعاً معاف رکھا گیا ہے، الخ۔(علامہ شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ) میں کہتا ہوں کہ اس نے اصلِ نیت ادا کی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اپنے دل میں اسی دن کی ظہر کی نماز کو معین کیا کہ جس کے پڑھنے کا اس نے ارادہ کیا تھا، پس اس نماز کے وصف میں ادا یا قضاء کے اعتبار سے خطا کا ہونا مضر نہیں۔"(رد المحتار مع درالمختار، کتاب الصلوۃ، ج02، ص125، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے:"**قضا یا ادا کی نیت کی کچھ حاجت نہیں، اگر قضا بہ نیت ادا پڑھی یا ادا بہ نیت قضا، تو نماز ہوگئی، یعنی مثلاً وقت ظہر باقی ہے** اور اس نے گمان کیا کہ جاتا رہا اور اس دن کی نماز ظہر بہ نیت قضا پڑھی **یا وقت جاتا رہا اور اس نے گمان کیا کہ باقی ہے اور بہ نیت ادا پڑھی ہوگئی۔**"(بہارِ شریعت، ج01، ص495، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دار الافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT
Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net